مسیلمۂ قادیانی کو فتح کی خواب

تشنہ آب و خواجہ زر سگ استخواں بیند بخواب + ہرچہ ہرکس در نظر دارد ہماں بیند بخواب

مرزاجی کو الہام ہوا انا فتحنا لک فتحا مبینا کیوں نہ ہو بلّی کو چھچھڑوں کے خواب۔ فتح کیسی؟ مرد میدان بنکر سامنے آنے کی جرأت تو حضرت کو کبھی ہو نہ سکی پھر بھی فتح ہی رہی۔ پیر مہر علی شاہ صاحب سے مقابلہ کی ٹھنی تو وہ مقررہ مقام لاہور میں عین وقت پر پہونچ گئے مگر یہ شرم و حیا کے پتلے ہیں کہ قادیاں بیٹھے ہی اشتہارات سے فتح مناتے ہیں کیوں نہ ہو بے حیائی تیرا آسرا۔

پھر شیر پنجاب مولانا ابوالوفاء صاحب قادیاں پر حملہ آور ہوئے تو آپنے خدا سے پختہ وعدہ کر لیا کہ منہ لفوں سے بحث نہ کرونگا۔ اور آپکو بیت الفکر سے باہر آنے کا حوصلہ نہ ہو سکا پھر بھی فتح کا نقارہ بجا رہے ہیں اور فتح بھی بیّن فتح۔ ایں چہ بو العجبی ست۔

اس موقع پر علاوہ شکست فاش حاصل کرنے کے مرزاجی کا یہ الہام بھی ہمیشہ کیواسطے جھوٹا ہو گیا تھا۔ جو یہ تھا کہ "مولوی ثناءاللہ بحث کیواسطے قادیاں میں ہرگز نہ آویگا" کیونکہ وہ فی الفور شیر ببر کی طرح قادیاں پر حملہ آور ہوا اور اس کے خوف کے باعث مرزاجی سے اپنی جورو کے چرخے کے پیچھے چھپ جانے کے سوا اور کوئی حیلہ نہ بن سکا۔ اگر حوصلہ ہوتا۔ علم ہوتا۔ لیاقت اور مردانگی کا جوہر آپ میں موجود ہوتا تو ایسی بزدلانہ حرکت کبھی نہ کرتے۔

یہ کوئی نئی بات نہیں۔ مرزاجی پر ابتدا ہی سے نصرت اور فتح کا دروازہ بند رہا ہے بیچارے الہامات اور نبوت کے خبط سے پہلے ؎ چہ خورد بامداد فرزندم کے فکر میں سرگردان تھے اور معاش کی صورت کے متلاشی۔ بدقسمتی سے جی کڑا کر کے مختاری کا امتحان دینے بیٹھے لیکن آپکی بدبختی وہی رنگ لائی کہ ؎

بدبخت اگر تشنہ رود بر سر چاہے + یا آب فرو باشد یا رسن گم آید

تب بیچارے فیل ہو کر اور اپنا سا منہ لیکر اس ارادے سے نامراد پھرے۔ اور چھوچھیا کہنے کی عادت اختیار کر کے تزویر کا جال بچھایا اور تجدید۔ امامت اور ولایت کا ہلکا سا دعوے شروع کر دیا۔ پھر مہدویت۔ مسیحیت اور ازاں بعد احمدیت۔ ابنیت اور ابویت

وغیرہ کے دعاوی بتدریج کرتے گئے۔ سچ ہے ؎

یارِ ما امسال دعوے نبوت کردہ است ✤ سالِ دیگر گر خدا خواہد خدا خواہد شود

چونکہ کئی ایک عقل کے اندھے اور گانٹھ کے پورے اس صیغہ میں آپکو مل گئے تھے اس لئے آپ کا کام بنگیا یعنی ڈبل آمدنی کی صورت نکل آئی اور اسی آمدنی ہی کی مدت سے آپکو تلاش تھی۔ اب کیا تھا پانچوں گھی میں۔ مزے سے زندگی کے چار روز گذار رہے ہیں۔ لیکن آخرت کے خوف سے بالکل غافل ہیں۔ اسلئے کہ دل سے تو یاروں کا یہ خیال ہے کہ ؎

اب تو آرام سے گذرتی ہے ✤ عاقبت کی خبر خدا جانے

ہاں اتنے لوگوں کو پھانس لینا اور آمدنی کی صورت نکال لینا آپکی لیاقت پر دال نہیں کیونکہ آپ سے پہلے بھی کئی ایک کپاس کی زراعت کی جگہ اون بیجنے کا مشورہ دینے والے بے وقوف بھی بہت سے زر و جواہر کے مالک بن چکے ہیں یہانتک کہ مصر جیسے ملکوں کے بادشاہ بھی کہلائے گئے اسی طرح اگر مرزا جی کی دال روٹی اچھی چل گئی تو اس سے آپکی عقل کا کونسا ثبوت مل گیا سعدی مرحوم نے خوب کہا ہے کہ ؎

بناداں آنچناں روزی رساند ✤ کہ دانا اندراں حیراں بماند

مرزا جی اپنی تائید کے لئے یہ بات بھی بڑے زور سے بتلایا کرتے ہیں کہ میں نبوت کا دعوےٰ کر کے اسقدر طویل عمر پا چکا ہوں اور ابھی تک مر کر خاک نہیں ہوا پس میرے نام کی فتح ہے۔ مگر تعجب ہے کہ طوالت عمر کو اور درازی مہلت کو اپنے صدق کی دلیل کسی سچے نبی نے آپ سے پہلے نہیں ظاہر کیا کیونکہ جھوٹے نبیوں کی عمریں بھی لمبی ہوا کرتی ہیں مسیلمہ کذاب کے متعلق تاریخ الخلفاء میں لکھا ہے کہ وہ ایک سو پچاس برس کی عمر پا کر قتل ہوا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والد عبداللہ کی پیدائش سے پہلے پیدا ہوا تھا۔ پس اس لحاظ سے بھی آپکا دعوے غلط نکلا۔

غرض آپ کبھی فتحیاب نہیں ہوئے بلکہ ہر میدان میں پیٹھ دکھاتے رہے ہیں گیدڑ بنکر بھاگ جانا آپکا قدیمی دستور ہے۔ اور کسی مخالف پر فتح پانا تو کجا مقابلہ کے لئے سامنے آنا بھی آپکو موت دکھائی دیتا ہے مگر آفرین کہ باوجود ہر طرح کی ناکامیوں اور شکستوں کے شرم و حیا کبھی آپ سے ملاقی نہیں ہوئی

ڈھیٹھ اور بے شرم بھی دنیا میں ہوتے ہیں مگر ✤ سب پہ سبقت لے گئی ہے بے حیائی آپکی

(نائب ایڈیٹر)